السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہل خیر نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے مدرسہ ثانویہ کی تعمیر کے لئے جمع کئے گئے عطیات کا خزانچی بنا دیا، اس مدرسہ کی تعمیر جاری تھی کہ مجھے اپنا ذاتی گھر بنانے کے لئے اس رقم کی ضرورت پیش آگئی اور میں نے اسے اپنی ذاتی ضرورت کے لئے استعمال کر لیا لیکن مدرسہ کی تعمیر کے منصوبے کی تکمیل سے پہلے ہی میں نے وہ رقم مدرسہ کی خصوصی کمیٹی کے سپرد کر دی اور کہا کہ یہ مال ایک مخیر خاتون کی طرف سے ہے جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتی لیکن درحقیقت یہ وہی رقم تھی جو میرے ذمہ واجب الاداء تھی لیکن حقیقت کے اظہار میں شرمندگی کے باعث میں نے اس طرح بات کی۔ کیا اس رقم کے استعمال کی وجہ سے مجھے گناہ ہوگا؟ یاد رہے یہ رقم میں نے لوٹا دی ہے سوال یہ ہے کہ اب اس غلطی سے توبہ کس طرح کی جائے، براہ کرم رہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص کے پاس کوئی مال بطور امانت رکھا جائے خواہ وہ کسی سکیم یا منصوبے کے لئے ہو اسے ذاتی ضرورت کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ اس کی پوری پوری حفاظت کی جائے حتی کہ اسے اس کے مصرف میں صرف کر دیا جائے۔ امانت میں خیانت اور کذب بیانی سے کام لینے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں توبہ کیجئے، جو شخص صدق دل سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا توبوا إِلَى اللَّهِ تَوبَةً نَصوحًا ﴿٨﴾... سورة التحريم

''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے آگے صاف دل سے (سچی خالص) توبہ کرو۔''

اور فرمایا :

وَتوبوا إِلَى اللَّهِ جَميعًا أَيُّهَ المُؤمِنونَ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ﴿٣١﴾... سورة النور

''اور اے مومنو! سبھی اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔''

سچی پکی توبہ یہ ہوتی ہے کہ جو گناہ ہوا ہو اس پر ندامت کا اظہار کیا جائے، اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی تعظیم کے باعث اس کو چھوڑ دیا جائے اور سچا پکا ارادہ کیا جائے کہ اب اس کا ارتکاب نہیں کرنا۔ اگر لوگوں کے خون، مال یا عزت و آبرو کے بارے میں لوگوں پر ظلم کیا گیا ہو تو اسے ان سے معاف کروایا جائے اور اگر لوگوں پر ظلم، غیبت وغیرہ کے قبیل سے ہو اور خدشہ ہو کہ انہیں بتانے کی صورت میں زیادہ بڑا نقصان ہوگا تو انہیں نہ بتائے اور ان کے لئے دعا و استغفار کرے اور غیبت کر کے ان کی جو برائی کی تو اب اس کا مداوا اپنے علم کے مطابق ان کی خوبی و بھلائی کا چرچا کر کے کرے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص323

محدث فتویٰ